منشورِ محمدیؐ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ - توریت بلا تو ریہ انجیل بتبجیل - گویان صفت و سیرت مبرد محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان | جاری رہی تا بہ ختم دوران | شایع رہی بابزار تزئین | آئین آئین الٰہی آئین

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت شعار جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری دام مجدہم

نبی پاک ہر ایک عیب سے تو
سبحانک لا شریک یا ہو

تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند
ما باپ نہین تجھے خداوند

عابد ہین تمام تو ہی معبود
ساجد ہین تمام تو ہی مسجود

تسبیح مین تیری ہے ہر اک شی
ہر دل مین تری جگہ نہان ہے

احسان ترا ہے کیا فراوان
منت کو سر نہین ہے پایان

اللہ رحمان رحیم ہے تو
حادث سب اور قدیم ہے تو

جب مہر کی تیری اک نظر ہو
نا رحمہ و سر تو تر ہو

تمہاری پہ اپنے جب تو آوے
پانی سے اگ مین لیجاوے

تیری رحمت جو جوش پر آئے
ابر رحمت خروش پر آئے

جب فضل ہوا جہان پہ تیرا
محبوب کو اپنے تو نے بھیجا

وہ کون ہے باعث دو عالم
سردار جہان شفیع اکرم

سرچشمۂ رحمت الٰہی
خورشید چرخ رہنمائی

محبوب خدا کی رحمت
نبوت و ہ مسند نبوت

مقبول جناب رب داور
بے سایہ تنہا جسکا جسم اطہر

سر دفتر انبیا محمدؐ
سردار اصفیا محمدؐ

اللہ کا ہو سلام اوسپر
اس کے اصحاب پر مقرر

بعد اس کے ای ناظرین منشور
ای پاک دلان بذل معمور

سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا
دین حق کا ہے اس سے چرچا

منشور محمدی یہی ہے
توقیع سرمدی یہی ہے

بیدینون کو اس سے ہے ہدایت
دیندارون کو یہی فروغ ملت

اسپر گذرا ہے تیرہوان سال
ہی چودھوان سال اسکو والی

رکھتا ہے یہ رخ نگارین
شرمندہ ہے جس سے ماہ و پروین

صورت پر اس کے یہ جوانی
دیتی ہے لطف زندگانی

ہر ایک ورق ہے کاغذ زر
کیا کاغذ زر کہ ماہ انور

ہر سطر مین اس کے نور دین ہے
جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے

حرفون مین بہری ہے کتابی
ہے چشم پری کی روشنائی

ایسا اخبار صدق آثار
ہے تمسک شیوع کا طلبگار

چمکاتا ہے یہ جمال اپنا
ہر عشرے مین کمال اپنا

ہے پانچ روپیہ قیمت سال
کیا چیز ہے اسکے روبرو مال

امید ہے صاحبان ہمت
قیمت دیوین گے حسب طاقت

ہی دل سے دعائے سبزواری
حق اس کو رکھے ہمیشہ جاری

یوروپین نومسلم

الہ آباد مین جو دو یوروپین مسلمان ہو گئے ہین اپنی
ٹوٹی پھوٹی ہندوستانی زبان مین اسلام کا وعظ
سناتے ہین یہ دونون لندن کے باشندے ہین
اور نو ماہ ہوے کہ کلکتہ مین مسلمان ہوے تھے
دونون مین ایک کا سن ابھی انیس برس کا ہوگا
بازار کے لوگون سے مذہبی گفتگو کرتا تھا دوسرا
عمر رسیدہ ہے وہ لوگون سے کہتا ہے کہ تم ہم دو
مسلمانون کے لئے اس قدر چندہ جمع کردو کہ
ہم کعبہ کی زیارت کر آئین بہشت مین جگہ مول لو

قبول اسلام

بتاریخ ۲۶ ماہ ربیع الآخر سنہ رواں بروز
پنجشنبہ دو مرہٹون نے اپنے دین باطل سے تائب
ہوکر دین اسلام سے مشرف ہوے ایک کا نام
عبدالعزیز دوسرے کا نام عبدالوہاب رکھا گیا
فی الحال یہ دونو مسلم معسکر بنگلور مین موجود ہین
اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عمل نیک عطا کرے۔

محب ذیشان جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی
دام عنایتہ۔ از جانب انجمن تائید الدین والاسلام
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہووے
کہ بمبئی سے جناب مولوی محمد عبدالصمد صاحب
مواعظ انصاری جب سے کہ یہان تشریف لائے تب سے
چرچا وعظ و نصایح و دعوت دین کا بہت ہے صاحب
موصوف اس کام مین ہمہ تن مصروف ہین بفضل
خدائے عزوجل تا الآن آئہہ شخص مرقوم الذیل
اسلام سے مشرف ہوے اور ستر اشخص ایمان
لانے والے ہین ایک شخص ان مین پنڈت قوم
ہنود کا گرو بہت لئیق ہے جس کا نام رام پرشاد
ہے اب یہان ایک انجمن واسطے تائید ان نومسلمون
کے جو آجکل اسلام سے مشرف ہوے تقرر پایا
ہے اور نام اس انجمن کا انجمن تائید الدین والاسلام
رکھا گیا ہے اور اس انجمن سے ضروری کاغذ اشتہار
وغیرہ گاہ گاہ آپ کے خدمت مین بھیجے جاوین گے
سو حسبتہً للہ اپنے اخبار سے کسی گوشہ مین جگہ
دیا کرین اور اس انجمن سے تائید کرنے کے باب مین
اہل اسلام کو ترغیب و تحریص کے مضامین ارقام
کیا کرین ہم ہمیشہ درگاہ مجیب الدعوات سے
دعاگو ہین کہ اللہ جل شانہ مقاصد ہمارے پورے
کرے اور اپنے بندون کو حالت کفر سے حالت
اسلام مین لائے اور ان کی سربراہی کی تائید
اپنے بندگان صالحین سے کرا دے آمین۔

منشا اس انجمن کا بہ طریق مجمل یہ ہے

۱۔ تمام اہل اسلام سے حسب الوسعت چندہ وصول
کیا جاوے۔

۲ جو صاحب مقدور ہین ان سے ماہیانہ مقرر کیا جاے

۳۔ مبلغ موصولہ نومسلمون کی پرورش اور
علم دین سکھلانے مین صرف ہوگا۔

۴ جمیع اہل اسلام سے اطفال کو جو اس انجمن سے مدرسہ مین داخل ہوتے ہین علم دین سکھلا جاوینگے

اسلام قبول کئے ہوئے شخصونکے نام

اسلامی نام	عمر	قوم	پیشہ سابق	سکونت سابق	تاریخ قبول اسلام
عبدالستار	۲۶	ہندو	ترچناپلی	دوراسامے	۱۵ اکتوبر ۱۸۸۴ء
عبدالرزاق	۲۶	ہندو	ترچنی	ویراسامے	۲۴ نومبر
عائشہ	۳۰	ہندو	مدراس	لچھمی	۲۷ منہ
فاطمہ	۱۲	"	"	ماری	"
عبدالکریم	۷	"	"	چن اپن	"
عبدالوہاب	۲۳	چھری	"	برگنڑا	۲ دسمبر
عبدالکریم	۲۴	ہندو	پچھلے بندر	سوتارانا	۷ "
عبداللہ	۲۱	"	پالگھاٹ	چامی	۸ دسمبر

آنہہ شخص جملہ اسلام لائے ہین انشاء اللہ تعالی آیندہ بہت ترقی اس کام کی ہوگی اور اس انجمن کی کارروائی کا ثمرہ ظاہر ہوگا۔

جواب بقیہ مضمون کا جو پرچہ نور افشان مطبوعہ ۲ اکتوبر ۸۴ء مین درج ہوا ہے

قولہ شاید اس مقام پر کوئی کہے کہ خداوند مسیح نے بھی متی ۱۲-۳۸ مین معجزہ دکھانے سے انکار کیا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ خداوند نے معجزہ دکھانیسے انکار نہین کیا بلکہ ایک ایسے عجیب وغریب معجزہ دکھانے کا وعدہ کیا کہ روز اول سے آجتک نہ کسی نے دکھایا نہ دکھا سکتا ہے اور یہ کوئی جادو وغیرہ کا احتمال ہو سکتا ہے یعنے تیسرے دن مرکر جی اٹھنا چنانچہ اسی وعدہ کے موافق مسیح مرا اور دفن ہوا اور تیسرے دن جی اٹھا دیکھو ہر چہار اناجیل مقدس آخر باب۔

اقول ہمنے آگے بخوبی دکھلا دیا کہ جناب مسیح نے معجزہ دکھلانے سے ایسا انکار کیا کہ طالبین معجزہ کو گالیان دین اور برا کہا اور نہین معلوم کہ اونہون نے کس عجیب وغریب معجزہ دکھانیکا وعدہ کیا تھا ان مسیح کا مطلوب ہوے جی اٹھنا ایک ایسا عجیب وغریب معجزہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اسپر قہقہہ مارتے ہین شاید آپ اس فقرہ سے شک وشبہ مین پڑے ہون گے جو انجیل متی مین لکھا ہے کہ جس طرح یونس نبی تین دن رات مچھلی کے پیٹ مین رہا ویسا ہی ابن آدم تین دن رات زمین کے اندر رہیگا انتہی سو حضرت سلامت یہ فقرہ بالکل غلط ہے کیونکہ اس سے آگے جو مسیح فرماتے ہین کہ کوئی معجزہ سوائے یونس نبی کے معجزے کے انہین دکھلایا نہ جائیگا الخ۔ اسکا مطلب یہی ہے کہ تم لوگ اسبات کے لایق ہو کہ جس طرح قوم یونس پر عذاب آسمانی اترا ہے تمپر بھی اترے تب ایمان لاوگے اور یہ فرمانا حضرت مسیح کا بطور وعید کے نہا جسکا واقع ہونا ضرور رہوتا بلکہ صرف بطور تہدید کے تہا اس لئے واقع نہ ہوا۔ لیکن نہایت تعجب ہے کہ جب حضرت متی نے دیکھا کہ وہ نشان یونس نبی کا جسپر معجزہ کا اطلاق

حقیقت صحیح ہو سکتا تہا یعنے عذاب آسمانی منکرون
پر نمودار رہونا ظاہر نہین ہوا تو اس نے اس
فقرہ کی توجیہ آیت ۴۰ مین اس طرح پر کی کہ جیسے
حضرت یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے
پیٹ مین رہا الخ حالانکہ یہ چند وجہ سے باطل
ہے اول مسیح کا مصلوب ہونا اور جی اٹہنا
کسی طرح پایۂ ثبوت کو نہین پہونچتا ہے بلکہ خود
عیسائیون مین سے کئی فرقے مسیح سے مصلوب
ہونے اور جی اٹہنے کا اعتقاد نہین رکہتے۔
دوم رہنا حضرت مسیح کا قبر مین تین دن اور
تین رات ثابت نہین ہے بلکہ دو رات اور
ایک دن قبر مین رہے۔

سوم یہ فقرہ اور تین انجیلون مین درج نہین
اگر یہ توجیہ ٹھیک ہوتی تو ضرور اور کسی انجیل
مین بہی اسکا پتا لگتا۔

چہارم حضرت یونس زندہ ہی مچھلی کے پیٹ مین
گئے تہے اور حضرت عیسے آپ کے عقیدے کے موجب
مصلوب ہوکر قبر مین داخل ہوے ہین پس مشابہت
کہان ٹھیک ہوے۔

پنجم معجزہ اس خرق عادت کا نام ہے کہ جس کو
مدعی نبوت طالبین کے روبرو ظاہر کرے۔
سو ظاہر ہے کہ حضرت مسیح قبر سے زندہ ہوکر نکلتے
کسی نے نہین دیکہا یہان تک کہ خاص حواریون
بہی اسبات کی خبر نہین ہوی چہ جائکہ یہودیون
نے دیکہا ہو۔ ششم بعض علماء مسیحیون نے

مثل یالس اور شلز سے کہا ہے کہ یہ تفسیر متی اپنے
گمان کے موافق قول مسیح کے سمجہ ملا دی ہے
بلکہ اصل مطلب مسیح کا یہ تہا کہ جیسے یونس کے تین دن
والے بدون طلب معجزون کے اس کے وعظ
اور ذات پر راضی ہوے تہے ایسا ہی اس زمانہ
کے لوگ مجہ سے میرے وعظ اور ذات پر راضی
ہون انتہی۔ اب ان چہ دلیلون سے معلوم ہوتا
ہے کہ فقرہ محض غلط ہے ناحق حضرت متی نے
لکہدیا۔ قول انکا کہ نہ کوئی جادو وغیرہ کا
احتمال ہو سکتا ہے الخ۔ شاید آپ کو یہ آیت
انجیل مقدس کی یاد نہ ہوگی۔ اے خداوند
ہمین یاد ہے کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تہا
کہ مین تین دن کے بعد جی اوٹہونگا۔ اس لئے
حکم کر کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کرین
نہ ہو کہ اوس کے شاگرد رات کو آکر اوسے
چرا لیجائین اور لوگون سے کہین کہ وہ مردون
مین سے جی اٹہا یہ پچہلا فریب پہلے سے بدتر
ہوگا الخ۔ قول ان کا کہ مسیح مرا اور دفن ہوا
اور تیسرے دن جی اٹہا دیکہو آخر باب ہر چہار
اناجیل مقدس انتہی۔ جناب عالی ہمنے آپ کے
ارشاد سے ہر چہار باب اناجیل مقدس دیکہ
لئے وہان تو ایسا اختلاف و تناقض پایا کہ
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس مین ایسا اختلاف
فاحش ہو وہ تو ضرور بناوٹ اور خوابی
خیالی باتین ہین ہمنے یہان بخوف طوالت اور

خلل بحث سے نہین لیکہا جب آپ اس دعوی کے ثبوت
کے واسطے دلایل عقلی و نقلی پیش کرین تو دیکہا جائیگا
اور اس بات پر الگ بحث کی جاوے ۔

قولہ اب رہی پیشین گوئی سو قرآن مین کوئی
پیشین گوئی ہی مذکور نہین ہوی ۔

اقول اب رہی پیشین گوئی معجزون کا دعوے
خوب ہے ثابت کیا ہے اب پیشین گوئی باقی ہے
آپ جو کہتے ہین کہ قرآن مین کوئی پیشین گوئی
نہین سو اسکا جواب کیا ہم دیوین بغیر اس کے

گر نہ بیند بروز شپرہ نور
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

قولہ ہان دو ایک آیتین جن کو مولوی لوگ
پیشین گوئی قرار دیتے ہین لیکن یہ ان کی
زبردستی ہے موقعہ بینی کو پیشین گوئی بتاتی
ہین الی قولہ ۔

اقول ہم بزور دلایل واضحہ دعوے کرتے
ہین کہ قرآن شریف مین ایسے کثرت سے روشن
پیشین گوئیان نازل ہوے ہین کہ جن سے خدای
عزوجل کا عظمت و جلال اور علم ظاہر ہوتا ہی
اور جو عہد عتیق و جدید سے پیشین گوئیان
تم پیش کرتے ہو وہ تو آجکل چہوٹے بچے بہی
کہتے ہین ثلث قرآن پیشین گوئیون سے بہرا ہوا
ہے ۔ **قولہ** چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم ایک آیت
ہدیۂ ناظرین کرتے ہین ۔ سورۂ روم ۔ الم غلبت
الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون

فی بضع سنین ۔ ترجمہ مغلوب ہوگئے ہین رومی
پیچ بہت نزدیک زمین کے یعنے شام سے اور وہ
پیچہے مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آوینگے
پیچ کہتے ایک برس سے ۔ انتہی ۔

اقول واضح ہو کہ صورت اس واقعہ کی یہ ہے
کہ ہجرت سے زمانہ سے پہلے فارسیون اور عیسائیون
مین منقل عرب سے لڑائی ہوی مسلمان چاہتے تہے
کہ نصاری کی قوم مغلوب نہو اس لئے کہ یہ قوم
مسلمانون کے سات بعض انبیا کی تصدیق مین
شامل تہی اور کفار مکہ چاہتے تہے کہ فارسیون
کو غلبہ ہو کیونکہ وہ سات ان کے عدم تصدیق
انبیا مین متفق تہے و فعنا یہ خبر پہونچی کہ عیسائیون
کو شکست ہوی بمجرد سننے اس خبر کے مسلمان
نہایت غمگین ہوے اور کفار خوش ہوکر کہنے
لگے کہ اس طرح ہم بہی مسلمانون پر غالب آوینگے
خدا تعالی نے اپنے رسول کو خبر دی کہ بالفعل
تو فارسی عیسائیون پر غالب آگئے مگر پہر عیسائی
عرصہ نو برس کے درمیان فارسیون پر
غالب آجاوینگے چنانچہ مطابق اس خبر کے
ایسا ہی ہوا کہ سات تین برس مین عیسائی
فارسیون پر غالب آگئے بضع کے معنے جو معترض
کہتے ہین ثلث قرآن پیشین گوئیون سے بہرا ہوا
کہے ایک برس لکہتے ہین بالکل غلط ہے بلکہ بضع
کے معنے تین سے نو تک ہین دیکہو لغات ۔ من
بلکہ خود آنحضرت نے اپنی زبان مبارک سے یہی
معنے فرمایا اس پیشین گوئی پر معترض صاحب لکہتے ہین

قولہ اس آیت کی حقیقت یہ ہے کہ خسرو پرویز بادشاہ ایران نے شام کو شکست دیکر شام کا ملک چھین لیا اسپر محمد صاحب نے اپنے یاروں مین اپنی رائے بیان کی اگرچہ اسوقت روم مغلوب ہوگیا مگر وہ زبردست ہین دو چار برس مین پھر فتحیاب ہون گے کیونکہ ایران بمقابلہ روم کسی وقت مین کمزور نہ تہا اور یہ شکست اتفاقی ہے موخون کو خوب معلوم ہے اب ناظرین ہی سے بانہ انصاف ہے کہ ایسے باتین کیونکر پیشین گوئی ہو سکتے ہین۔

اقول سبحان اللہ تعصب نے دنیا مین کیا دھوم مچائی ہے واضح ہو کہ مدارک اور حسینی مین لکہا ہے کہ بعد نزول آیت سے جب کفار مکہ سے سامنے حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑہی تو ابی بن خلف ابوبکر سے جہگڑنے لگا کہ روم کا پھر غالب ہونا ممکن نہین ہین اسبات پر شرط لگاتا ہون کہ اگر رومی تین برس تک پھر غالب ہوگئے تو مین دس اونٹ تم کو دونگا ورنہ دس اونٹ تم سے لونگا بعد اس شرط سے ابوبکر نے جناب رسول خدا کیخدمت مین حال بیان کیا آنحضرت نے فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو سال کے ہے تم پھر جاکر مال اور مدت دونون مین زیادہ شرط لگاؤ چنانچہ حضرت ابوبکر نے سو اونٹ کی نو سال تک شرط لگا ہے اور ضمانت ایک دوسرے سے لیگئے آخر کو مطابق خبر الہی کے سات ہین برس رومی پھر غالب ہوے اور ابوبکر نے سو اونٹ ضامن ابی سے لیکر حسب ارشاد آنحضرت کے سب کو خدا کے راہ مین صدقہ کر دیا پس ایسے پیشین گوئی کو فراست اور موقعہ بینی پر محمول کرنا محض تعصب و عناد ہے بہی تو کوئی ایسا قیافہ شناس اور موقعہ بین دیکہین جو وقوع فعل کے مدت معینہ سے باشرط خبر دیدے ہان اگر بضع سنین کی قید نہ ہوتی البتہ معترض کے اعتراض کی گنجایش تہی۔ مادرآن اس پیشین گوئی سے ایک اور پیشین گوئی ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس آیت کے نیچے لکہا ہے کہ یومئذ یفرح المومنون۔ بنصر اللہ یعنے اوس روز خوش ہون گے مسلمان اللہ کے مدد سے۔ سو ایسا ہی ہوا کہ جسدن عیسائی فارسیون پر غالب آئے وہ روز بدر تہا مسلمانون کی بہی مدد ملی جو ان کے مدد کے واسطے خدا تعالی کے طرف سے فرشتہ نازل ہوے اور فتح عظیم مسلمانون کی حاصل ہوی۔ اب مین منصفون سے انصاف چاہتا ہون کہ کیا یہ پیشین گوئی فراست اور موقعہ بینی سے ہے ہرگز نہین کیا ایسی کوئی پیشین گوئی بیبل مین بہی کہین درج ہے ہرگز نہین اگر ہم کو طوالت مانع نہ ہوتی ہم اناجیل کے ایک ایک پیشین گوئی پر الگ الگ گفتگو کرتے کیونکہ جو پیشین گوئیان حضرت مسیح کے اناجیل مین لکہے گئے ہین جن کو عیسائی لوگ قسم معجزات کے سمجہتے

ہین چند وجہ سے ان کو حکم پیشین گوئی ہین - وجہ اول یہ کہ بعض ان مین سے ایسے ہین کہ جو بعد وقوع مرید ون نے لکھہ دین کہ یہ مسیح کہ گئے تھے حالانکہ مخالف کے نزدیک قابل اعتبار پیشین گوی جب ہے تو ہو سکتی ہے کہ وقوع سے پہلے درج کتاب ہو کے پہر اوسکے مطابق وقوع مین آوے - وجہ دوم یہ کہ بعض ان مین سے اس طرح کے ہین کہ وہ خاصہ نبی کا نہین بلکہ قیافہ شناسی اور تجربہ و فراست سے ویسے باتین اور آدمی بہی کہہ سکتے ہین - وجہ سوم یہ کہ بعض ان مین سے ایسے ہین جو کہ لگے نبیون سے منقول ہین - وجہ چہارم یہ کہ بعض ان مین سے بالکل غلط اور خلاف واقع برامد ہوی چنانچہ ہم بخوف طوالت کے ان چارون وجہون کے پیشین گوئیون کا ایک ایک حوالہ نمونہ کے طور پر انا جیل سے دین گے ناظرین آپ ہی ملاحظہ فرما دین کہ جب کوئی عیسائی صاحب کچہ خلاف بیان کرے تو پہر ہم اوسکو مفصلاً جوالجواب مین سمجہائین گے - وجہ اول کا حوالہ یہ ہے انجیل متی باب ۱۶ - ۲۱ وجہ دوم کا حوالہ یہ ہے انجیل یوحنا باب ۱۳ - ۲۱ وجہ سوم کا حوالہ یہ ہے انجیل لوقا باب ۱۹ - ۴۳ وجہ چہارم کا حوالہ یہ ہے انجیل متی باب ۱۶ - ۲۸ امید ہے کہ اب معترض صاحب یا تو قرآن کے پیشین گوئیون پر ایمان لائین گے یا آیندہ کبہی ایسے اعتراض نہ کر بیٹہین -

قولہ ہن صاحبون کو پیشین گوئیون کے زیادہ تحقیقات منظور ہو پادری عماد الدین صاحب نازکے کتابون مین ملاحظہ فرماوین مجہ کو اس پرچہ اخبار مین زیادہ لکہنے کی گنجایش نہین ایک دو باتین بطور نمونہ کے لکہدیتا ہون -

اقول یہان معترض صاحب نے بہاگنے کے واسطے پادری عماد الدین صاحب پر ہن کے کتابون کتابون کے دیکہنے سے غالبًا خود معترض ہی وسواس کے پہندے مین پہنس گئے ہون گے بوجہ والہ یا مگر پادری صاحب کے اس کتاب کا نام نہین بتلایا جس مین قرآن کے پیشین گوئیون کا بیان ہے اور اب تلک الاجواب پڑہی ہے کیونکہ پادری صاحب کے سب کتابون کو اہل اسلام نے ایک ایک کتاب کو دو دو جواب لکہدین شاید معترض کے نظر مین نہین گذرے ہون گے اگر معترض کو پادری صاحب کے کسی کتاب پر بہروسہ ہے، تو مہربانی کرکے ہم کو اس کتاب کا نام بتلا دین تاکہ ہم بہی اس کتاب کا نام آپ کو بتلا دین جو اوس کے جواب مین مرقوم ہوگی قول الناظر کو اس پرچہ اخبار مین الخ صاحب من آپ کو کسی نے نہین روکا - کیون نہین آپ نے اور دو چار صفحہ اخبار کے سیاہ کر ڈالے - ہمنے بہی نمونہ کے طور پر قرآن کے ایک پیشین گوئی کا حال بتلا دیا اور انجیل سے بہی کچہ نمونہ تحفہ جات

آپ سے خدمت عالی مین پیش کیا گیا امید کہ بلا تعصب وطرفداری غور سے ملاحظہ فرماوین ورنہ پھر جواب الجواب مین ایسی تحقیقات کامل کی جاوے کہ انجیل مقدس کے سب دھبیان آسمان تک پہونچ جاوین گے۔ باقی آیندہ

راقم خیر خواہ مسٹر منصور۔ از کشمیر

بقیہ جواب محبوب خانکی سرگذشت کا

قولہ جب دین کے باتون مین بخوبی وقفیت ہوگئی الخ اقول اس سے زیادہ اور کیا جہوٹ ہوگا کیونکہ بخوبی وقفیت جاہل کو نہین ہوسکتی اور مین خوب جانتا ہون کہ آپ علم تفسیر و حدیث و فقہ سے محض بے بہرہ ہین پھر بخوبی وقفیت کا کیا ذکر شاید جہوٹ روح القدس کے فیض پر وال ہے البتہ پادریون سے دھوکہ دینے کو بہت ہوشیار ہو مجھ کو اسوقت ایک نقل یاد آئی ہے کہو تو کہدون۔ ایک جاہل نام کا مسلمان پیٹ کے کارن عیسائی ہوگیا کسی شخص نے اس سے دریافت کیا کہ پہلے آپ کا کیا مذہب تہا بولا اسلام اوس شخص نے پوچہا کہ عیسائی کیون ہوگئے جواب دیا کہ مذہب عیسوی سچا ہے اوس شخص نے پوچہا کہ مذہب اسلام کہان ہے پھر اوس شخص نے پوچہا کہ مذہب اسلام کی کوئی کتاب بہی پڑہی ہے جواب دیا کہ ہان ایک پارہ قرآن کا اور اوہی دستور الصبیان۔ اوس شخص نے پوچہا کہ عیسائی مذہب کے کون کون کتاب پڑہا ہے

قولہ اور رخواب کا بہی اعتبار کرنا الخ۔

اقول عیسائی ہوجانے سے خواب کا اعتبار جاتا رہا اور دیکہو تو اس خواب کا آپ کو اعتبار ہے یا نہین اور یوسف نے اک خواب دیکہا اور اسے اپنے بہائیون سے کہا تب وے اوس سے زیادہ متنفر ہوے پھر اوس نے دوسرا خواب دیکہا اور اسے اپنے بہائیون سے بیان کیا پیدایش ۳۷۔ ۵۔ ۹ دیکہو یوسف کا خواب یوسف سے لایق تہا اور سچا خواب تہا اسی طرح اپنے حوصلہ سے موافق کسی شخص نے خواب دیکہا کہ فلان گہر سے روٹی خشک بغیر سالن کے ملی یا دل پہٹ گیا یا مشک پر پڑ گئے یا کسی نے حقارت سے پکارا بقول مشہور بلی کے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چہپا۔